اَدبیات

غزل

(جناب اَلَم مظفر نگری)

اردو سبھا دہلی کے زیر اہتمام ۱۹ اور ۲۰ اگست کو یوم آزادی کی تقریب پر جو مشاعرہ لال قلعہ میں منعقد ہوا تھا اَلَم صاحب نے یہ غزل اس میں پڑھی تھی۔

بلائے جاں تھا مرا نالۂ رسا کہ نہیں
ہوا ہے ٹوٹ گیا دل کا آبلا کہ نہیں

گرا نہ دامنِ رنگیں سے آنسوؤں کو مرے
بہارِ گل سے ہے شبنم کا واسطا کہ نہیں

عروجِ زندگیِ عجز و انکسار نہ پوچھ
میں خاک ہو کے دو عالم پہ چھا گیا کہ نہیں

تعینات کے پردوں سے آ رہے ہو نظر
ہر اک حجاب نظر سے اٹھا دیا کہ نہیں

حرم میں دیر میں ڈھونڈا کیا جسے برسوں
حریمِ گوشۂ دل میں تجھے ملا کہ نہیں

لحد کو آخری منزل سمجھ کے آیا ہوں
یہاں تو ٹھہرے گی عمرِ گریز پا کہ نہیں

اُلٹنے ہی کو تھا میں پردۂ مجاز مگر
کسی نے چپکے سے دل میں یہ کہہ دیا کہ نہیں

اسے خبر ہے جو ہر راہ میں ہی سجدہ گزار
جبیں نواز ہے ہر اک کا نقشِ پا کہ نہیں

کسی نظر سے بھی ان کی نہ کر سکا معلوم
ہوا ہے طے ابھی دل کا معاملا کہ نہیں

گریز اور تری مصلحت سے ناممکن
تو ہی بتا کہ میں مانگوں کوئی دعا کہ نہیں

سمجھ رہے تھے تم آساں رہِ وفا کو اَلَم
ہے ذرہ ذرہ یہاں ہمت آزما کہ نہیں